# فضیلت رحم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جنت میں رحم کرنے والا ہی داخل ہوگا، صحابہ کرام نے کہا ہم سب رحم کرنے والے ہیں، آپ نے فرمایا رحیم وہ نہیں جو اپنے آپ پر رحم کرے بلکہ رحیم وہ ہے جو اپنے آپ پر اور دوسروں پر رحم کرے۔

**رحم کی حقیقت** : اپنے آپ پر رحم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خلوص دل سے عبادت کرکے گناہوں سے کنارہ کش ہوکر اور توبہ کرکے اپنے وجود کو اللہ کے عذاب سے بچائے، دوسروں پر رحم یہ ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دے۔

فرمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہے، مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں' اور وہ جانوروں پر رحم کرے، ان سے ان کی طاقت کے مطابق کام لے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، ایک شخص سفر میں جارہا تھا کہ اسے راستہ میں سخت پیاس لگی، اسے قریب ہی ایک کنواں نظر آیا، جب کنوئیں سے پانی پی کر چلا تو دیکھا ایک کتا پیاس کے مارے زبان باہر نکالا پڑا ہے، اسے خیال آیا کہ اسے بھی میری طرح پیاس لگی ہوگی، وہ واپس گیا، منہ میں پانی بھر کر کتے کے پاس آیا اور اسے پلادیا، اللہ تعالی نے محض اسی رحم کی بدولت اس کے گناہوں کو معاف کردیا۔

صحابہ کرام نے سوال کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جانوروں پر شفقت کرنے سے بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر ذی روح پر شفقت کا اجر ملتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ گشت لگا رہے تھے کہ آپ کا گذر ایک قافلہ سے ہوا، آپ کو اندیشہ لاحق ہوا کہیں کوئی ان کا سامان نہ چرالے، راستے میں انہیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے پوچھا امیر المؤمنین! اس وقت کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک قافلہ قریب اترا ہے، مجھے ڈر ہے کہیں کوئی چور ان کا سامان نہ لیجائے، چلو ان کی نگہبانی کریں۔ یہ دونوں حضرات قافلہ کے قریب جاکر بیٹھ گئے اور ساری رات پہرہ دیتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے قافلہ والو! نماز کے لئے اٹھو! جب قافلہ میں جاگ ہوگئی تو یہ حضرات واپس لوٹے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلیں، اللہ تعالی نے ان کی تعریف میں ارشاد فرمایا رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ وہ مسلمان پر بلکہ تمام مخلوق پر رحم کرنے والے ہیں یہاں تک کہ ذمی کافر بھی ان کی نگاہ شفقت سے محروم نہ رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بوڑھے ذمی کو لوگوں کے دروازوں پر بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ہم نے تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا، جوانی میں تجھ سے جزیہ لیتے رہے اور بڑھاپے میں تجھے دربدر ٹھوکریں کھانے کو چھوڑدیا، آپ نے اسی وقت بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کردیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے، میں نے ایک صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک وادی اونٹ پر سوار چلے جارہے ہیں، میں نے پوچھا، امیر المؤمنین! کہاں جارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ گم ہوگیا ہے، اسے تلاش کررہا ہوں، میں نے کہا آپ نے بعد میں آنے والے خلفاء کو مشکل میں ڈالدیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا اے ابوالحسن! (رضی اللہ

عنہ) مجھے ملامت نہ کرو، ربِ ذوالجلال کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا، اگر دریائے فرات کے کنارے ایک سالہ بھیڑ کا بچہ بھی مرجائے تو قیامت کے دن اس کے بارے میں مواخذہ ہوگا کیونکہ اس امیر کی کوئی عزت نہیں جس نے مسلمانوں کو ہلاک کردیا اور نہ ہی اس بدبخت کا کوئی مقام ہے جس نے مسلمانوں کو خوف زدہ کیا۔

رحم کے بارے میں ارشاداتِ نبویہ: فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، میری امت کے لوگ جنت میں نماز روزوں کی کثرت سے نہیں بلکہ دلوں کی سلامتی، سخاوت اور مسلمانوں پر رحم کرنیکی بدولت داخل ہوں گے۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

فرمانِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو کسی پر رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو کسی کو نہیں بخشتا اسے نہیں بخشا جاتا۔

حضرتِ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر مسلمانوں کے چار حقوق ہیں اپنے محسن کی امداد کرو، گناہگار کے لئے مغفرت طلب کرو، مریض کی عیادت کرو اور توبہ کرنے والے کو دوست رکھو۔

روایت ہے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا اے اللہ! تو نے مجھے کس وجہ سے صفی بنایا ہے؟ رب تعالیٰ نے فرمایا مخلوق پر تیرے رحم کرنیکی وجہ سے۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بچوں سے چڑیاں خرید کر انہیں چھوڑ دیتے اور فرماتے جاؤ آزادی کی زندگی بسر کرو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ رحمت، شفقت اور محبت میں تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں، جب جسم کا کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے تو سارا جسم اس درد اور تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

**حکایت**: بنی اسرائیل پر سخت قحط کا زمانہ تھا، ایک عابد کا ریت کے ٹیلے سے گزر ہوا تو اس کے دل میں خیال آیا کاش یہ ریت کا ٹیلا آٹے کا ٹیلہ ہوتا اور میں اس سے بنی اسرائیل کے پیٹ بھرواتا، اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے نبی کی طرف وحی بھیجی، میرے اس بندہ سے کہدو کہ تجھے اس ٹیلے کے برابر بنی اسرائیل کو آٹا کھلانے سے جتنا ثواب ملتا ہم نے تمہاری اس نیت کی بدولت ہی اتنا ثواب دے دیا ہے، اسی لئے فرمانِ نبوی ہے، مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

**حکایت**: حضرتِ عیسیٰ السلام ایک مرتبہ کہیں جا رہے تھے، آپ نے شیطان کو دیکھا ایک ہاتھ میں شہد اور دوسرے میں راکھ لئے چلا جا رہا تھا، آپ نے پوچھا اے دشمنِ خدا! یہ شہد اور راکھ تیرے کس کام آتی ہے، شیطان نے کہا شہد غیبت کرنے والوں کے ہونٹوں پر لگاتا تا کہ وہ اور آگے بڑھیں، راکھ یتیموں کے چہروں پر ملتا ہوں تا کہ لوگ ان سے نفرت کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یتیم کو دکھ دیا جاتا ہے تو اس کے رونے سے اللہ تعالےٰ کا عرش کانپ جاتا ہے اور رب ذوالجلال فرماتا ہے اے فرشتو! اس یتیم کو جس کا باپ منوں مٹی تلے دفن ہوچکا ہے، کس نے رلایا ہے؟

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے یتیم کے لباس وطعام کی ذمہ داری لے لی اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے جنت کو واجب کردیا۔ روضۃ العلماء میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھانے سے پہلے میل دو میل کا چکر لگا کر مہمانوں کو تلاش کیا کرتے تھے۔

یک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو پڑے، پوچھا گیا آپ کیوں روئے؟ آپ نے فرمایا ایک ہفتہ گیا میرے ہاں کوئی مہمان نہیں آیا، شاید اللہ تعالےٰ مجھ سے خوش نہیں ہے۔

فرمانِ نبوی ہے جو کسی بھوکے کو فی سبیل اللہ کھانا کھلاتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے کسی بھوکے سے کھانا روک لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے اپنا فضل وکرم روک لے گا اور اسے عذاب دے گا۔

## سخی، اللہ کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے

فرمانِ نبوی ہے، سخی اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے، بخیل اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اور جہنم سے قریب ہوتا ہے، فرمانِ نبوی ہے کہ جاہل سخی، اللہ تعالےٰ کو عابد بخیل سے زیادہ پسند ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ قیامت کے دن چار شخص بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، عالمِ باعمل حاجی، جس نے حج کی بعد موت تک گناہوں کا ارتکاب نہ کیا، شہید جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے میدانِ جنگ میں مارا گیا، سخی جس نے مالِ حلال کمایا اور اللہ کی رضا جوئی میں خرچ کر دیا، یہ لوگ ایک دوسرے سے اس بات پر جھگڑیں گے کہ جنت میں پہلے کون داخل ہوتا ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے اپنے بعض بندوں کو مال و دولت سے مالا مال کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتے رہیں جو شخص فائدہ پہنچانے میں پس و پیش کرتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کی دولت کسی اور کو دے دیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، سخاوت بہشت کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں زمین پر جھکی ہوئی ہیں جس نے اس کی کسی شاخ کو تھام لیا وہ اسے جنت میں لے جائیگی۔

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا صبر اور سخاوت۔

حضرتِ مقدام بن شریح رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد اور اپنے جد سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت کا مکین بنادے۔ آپ نے فرمایا مغفرت کے اسباب میں سے کھانا کھلانا، سلام کرنا اور خوش اخلاقی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM